

۱۹
۲۳۷۲
۳۱۹
۳۱۹



باسمہ تعالیٰ

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال نمبر ایک: ایکشن مہم کیلئے علماء و غیر علماء کا اشتہاری پوسٹروں اور بینروں پر تصاویر لگانے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ کیا اگر کوئی کہے کہ یہ ضرورت شدیدہ ہے جیسے پاسپورٹ، شناختی کارڈ وغیرہ کیلئے تصاویر بناتے ہیں۔ تو کیا یہ تاویل صحیح ہے؟ تو سوال یہ ہے کہ اگر کوئی بغیر تاویل کے اشتہارات پر تصاویر لگاتے ہیں تو کیا وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں یا نہیں؟ اور جو کوئی تاویل کرے تو کیا وہ گناہ کبیرہ کے وبال سے بچ جائیں گے؟ اور ضرورت شدیدہ کی فقہی تعریف کیا ہے؟

سوال نمبر دو: ایک جگہ نامور کھلاڑی تبلیغی بیان کیلئے آرہے تھے تو بعض احباب نے تشبیری پوسٹروں پر ان کھلاڑیوں کے تصاویر بھی لگا کر دیواروں وغیرہ پر آویزاں کر دیے تو کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے کہ نہیں؟ اور اگر یہ حضرات بھی ضرورت شدیدہ کی تاویل کرے تو کیا یہ تاویل صحیح ہے کہ نہیں؟ اور اگر یہ حضرات دلیل میں "علماء کا ایکشن کیلئے اشتہاری تصاویر لگانا" پیش کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور ایسے احکام میں کیا تاویل کرنا اصل گناہ سے زیادہ بری بات ہے یا نہیں؟ جن میں تاویل کی جگہ نہ ہو؟

سوال نمبر تین: ڈیجیٹل تصاویر جائز ہے کہ نہیں؟ اور ڈیجیٹل تصاویر کا مسئلہ اجتہادی مسئلہ ہے کہ نہیں؟ مطلب جو علماء ڈیجیٹل تصاویر کو مباح قرار دیتے ہیں تو کیا وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہو رہے ہیں؟ یا انکے پاس بھی شرعی عادلانہ دلیل ہے جسکی وجہ سے وہ معذور قرار دیے جائینگے؟ بعض حضرات جو ڈیجیٹل تصاویر کو عام تصاویر ہی قرار دیتے ہیں، انکے مطابق جو علماء ڈیجیٹل تصاویر کو مباح قرار دیتے ہیں تو انکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ تو کیا یہ بات درست ہے کہ جو علماء ڈیجیٹل تصاویر کو مباح قرار دیتا ہے، انکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے؟ اور اگر یہ بات درست نہ ہو، تو جو حضرات انکے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں، تو انکا ایسا کہنا کیا ناجائز ہے اور کیا وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہو رہے ہیں؟ یا وہ حضرات بھی تاویل اور دلائل کی وجہ سے معذور قرار دیے جائینگے؟ یہ سب سوالات بہت سے حضرات (جن میں بہت نیک دیندار بھی ہیں) کرتے ہیں تو اگر ان سب سوالات کے جوابات عنایت کیے گئے تو بندہ مشکور و ممنون ہوگا (جزاک اللہ خیراً)

الجواب حامداً ومصلياً

۲۰۱۔ واضح رہے کہ جو کام اسلام میں حرام ہے اس حرام کی طرف جانے کے وسیلہ پر بھی شریعت نے روک رکھی ہے اسی طرح جو کام فرض ہے اس کے وسیلہ کو بھی کار ثواب اور ضروری قرار دیا ہے۔

تصویر سازی، شخصیت پرستی اور بت پرستی کا زینہ ہے اور اسلام مسلمانوں کو نہ صرف بت پرستی بلکہ اس کے اسباب و ذرائع سے بھی باز رہنے کا حکم دیتا ہے اسی لئے اسلام میں تصویر سازی کے احکامات نہایت سخت بیان کیئے گئے ہیں: حدیث شریف میں ہے:



عن عبد اللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - قال:

سمعت النبی - صلی اللہ علیہ وسلم - یقول: ان أشد

الناس عذاباً عند اللہ المصورون۔ (صحیح مسلم ۲۱۰۲ ردی)

تصویر بنانا اور بنوانا گناہ کبیرہ ہے اور حرام ہے، اور گناہ بہر حال میں گناہ ہے خواہ ساری دنیا اس میں ملوث ہو جائے جس طرح مسلمانوں کی غالب اکثریت کے نماز چھوڑنے، ہر عام غیبت کرنے کے باوجود بھی نماز فرض ہی رہے گی اور غیبت حرام ہی رہے گی۔

نیز کسی کا عمل ^{شخصی} شرعی حجت نہیں، بلکہ حجت اللہ اور رسول اللہ۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔ کا ارشاد ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

أطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول۔ (النور: ۵۴)

لہذا علماء با تبلیغی جماعت سے منسک لوگوں کی تصویر پر مشتمل اشتہارات وغیرہ کا ہونا تصویر کے جواز کی ہرگز دلیل نہیں، بہر حال جاندار کی تصویر حرام ہے اور قطعی حرام ہے، اس کو نہ کسی تاویل سے جائز کیا جاسکتا ہے اور نہ کسی کی کوئی تاویل اس کو حلال کر سکتی ہے۔

تاہم شریعت کا ضابطہ ہے کہ "الضرورة تبيح المحظورات" کہ ضرورت

اور اضطرار کی بناء پر احکام میں تخفیف ہو جاتی ہے اور ممنوع چیزوں کے ساتھ
وقتی طور پر مباح والا معاملہ کیا جا سکتا ہے چنانچہ ایسے شخص کو جس کی
حالت یہ ہوگئی ہو کہ اگر کچھ نہ کھائے تو اس کی موت واقع ہونے کا اندیشہ
ہو، اور اس کو سوائے حرام کے کچھ میسر نہ ہو تو ایسی صورت میں شریعت اسے
بقدر ضرورت حرام اور مردار وغیرہ کھانے کی اجازت دیتی ہے یعنی اتنی
مقدار کہ جس سے جان بچ جائے نہ کرسٹ بھر کر۔

لہذا ضرورت شدیدہ کی وجہ سے جو تصاویر بنوائی جاتی ہیں (مثلاً:
شناختی کارڈ اور پاسپورٹ وغیرہ کیلئے، کہ جن میں قانونی مجبوری ہے) وہ عذر کی
وجہ سے قابل معافی ہوں گی۔

اور ضرورت شدیدہ سے مراد یہ ہے کہ اضطراری حالت ہو اور ایسی
مجبوری ہو کہ جس کے سامنے آدمی بے بس ہو۔

صورت منولہ میں مذکور کسی مجلس یا بیان وغیرہ کیلئے تصویر کشی
پر مشتمل اشتہارات، اس طرح ایکشن کیلئے ایسے اشتہارات بنوانے میں کوئی
شرعی مجبوری اور ضرورت شدیدہ نہیں لہذا یہ تاویل صحیح نہیں اور نہ اس سے
اس طرح کے اشتہارات مباح ہوں گے، اور نہ اس طرح کی تاویل سے گناہ کبیرہ
میں تخفیف ہوگی اور نہ ہی تصویر بنانے والے اس کے وبال سے بچ جائیں گے
بلکہ منصوص و قطعی احکام میں اس قسم کی تاویلات بجائے خود باعث وبال ہیں۔

۳۔ دین اسلام میں صورت گری، کسی بھی شکل میں ہو، کسی بھی طریقے سے بنائی
جانے، بناوٹ کیلئے جو بھی آلہ استعمال ہو حرام ہے۔ اس تنوع و اختلاف سے
صورت گری اور تصویر سازی کے حکم میں کوئی فرق یا نرمی نہیں آتی۔

لہذا کسی بھی جاندار کی تصویر کھینچنا، بنانا یا بنوانا جائز اور حرام ہے خواہ
اس تصویر کشی کیلئے کوئی بھی آلہ استعمال کیا جائے۔

اہل علم و اہل فتویٰ کی بڑی تعداد کی تحقیق کے مطابق تصویر کے جواز

وعدم جواز کے بارے میں ڈیجیٹل اور غیر ڈیجیٹل کی تقسیم شرعی نقطہ نظر سے ناقابل اعتبار ہے، سنجیدگی سے غور کیا جائے کہ ڈیجیٹل تصویر باقیہ عام تصویر کی ترقی یافتہ صورت ہے عام تصویر میں جاندار کی صرف ایک کیفیت دکھائی دیتی ہے جبکہ ڈیجیٹل تصویر میں اس جاندار کی تمام کیفیات محفوظ ہو جاتی ہیں اور دکھائی دیتی ہیں اور ہماری رائے بھی یہی ہے کہ یہ تصویر ہی ہیں۔

تاہم بعض حضرات ”ڈیجیٹل تصویر“ کو تصویر شمار نہیں کرتے، بلکہ اسے عکس قرار دیتے ہیں جسکی بناء پر وہ اسکو حرام نہیں سمجھتے، لہذا وہ اپنی رائے اور تحقیق میں معذور قرار دیئے جائیں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ نہیں کہا جائے گا۔



شرح النووی علی ہامس سلم میں ہے:

قال اصحابنا وغيرهم من العلماء ان تصوير
صورة الحيوان حرام شديدا وهو من اكبر الكبائر
لانها متوعد عليه بهذا الوعد الشديدا المذكور
في الحديث. وسواء صنع بما يمتن او بغيره
فصنعتة حرام بكل حال، لان فيه مضاهاة
لخلق الله تعالى؛ وسواء كان في ثوب او
لبساط او درهم او دينار او فلس او اناء او
حائط او غيرها۔ (کتاب اسباب، ص ۱۹۹)

شرح المجلہ میں ہے:

الضرورات تبيح المحظورات بقدر الضرورة
أي أن الأشياء المنوعة تعامل كالأشياء
المباحة وقت الضرورة۔

(ص ۲۹، مادة: ۲۱)

(جاری ہے)

الاشباہ والنظائر میں ہے:

الضروریات تبیح المحظورات..... ومن
ثم جازاً کل المیتة فإساعة التفتة بالخمر
واتلفظ بكلمة الکفر بلا کراه -

(ص ۲۵۱، ادارة القرآن)

شرح الحموی علی الاشباہ میں ہے:

فالضرورة، بلوغه حداً ان لم يتناول المنزوع
هكّ أو قارب (الهلاک) وهذا يبیح تناول
الحرام والحاجة كالجائع لو لم يجد ما يأكله لم
يهكّ غير أنه يكون في جهد ومشقة - وهذا
لا يبیح الحرام ويبیح الغط في الصوم، والمنفعة
كالذي يشتهي خبز البر ولحم الغنم والطعام
والدسم، والزينة كالمشتمى بجلوی واسکر
والفضول التوسع باكل الحرام والشبهة -



(ص ۲۵۲)

تفسیر مظہری میں ہے:

قوله تعالى: "وما أتكم الرسول فخذوه
وما نهاكم عنه فانتهوا" قال القاضی
ثناء الله القاضی قتی: وهو عام في
كل ما أمر به النبي - صلى الله عليه وسلم -

(جاری ہے)

و نهی عنه يجب عليهم ما أمرهم
الله به وأن يجعلوا اختياراتهم تبعاً للاختيار
الله ورسوله -

(۹۳۹)

- فقط والله أعلم -

کتابہ

اسلامیہ

متخصص فقہ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ

بنوری ٹاؤن، کراچی

۸، ۷، ۱۵۷۰ھ

۱۴، ۱۳، ۲۰۱۸ء



الجواب صحیح
محمد تقی قادری

